رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام مسیح موعود)

قیمت غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا۔ (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۶ | ۱۸ فروری سنہ ۱۹۱۹ء | سہ شنبہ | ۱۶ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۳۷ھ | نمبر ۶۳

مدینۃ المسیح

۱۵ و ۱۶ فروری کو ابر محیط آسمان رہا ہوا بھی زوروں پر تھی تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ترشح بھی ہوتا رہا اسلئے بھی پڑے۔

۱۴ فروری بروز جمعہ جناب قاضی سید امیر حسین صاحب نے آیہ شریفہ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ پر خطبہ پڑھا۔

بعد نماز جمعہ جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے جلسہ سالانہ کے متعلق ایک تقریر فرمائی اور اس میں احباب سے درخواست کی کہ وہ جلسہ کے انتظام میں منتظمین کا ہاتھ بٹائیں۔ بعض احباب نے امداد جلسہ کے لیے رقم اور خاص چیزوں کے وعدے کئے

اخبار احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا سفر لاہور۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ معہ خدام مغرب کے بعد بٹالہ پہنچے۔ اور سٹیشن پر قیام کا انتظام کیا گیا۔ مغرب اور عشا کی نماز حضور نے اکٹھی پڑھائی۔ اور نماز کے بعد "مومن اور کافر کی خوشی اور غم میں فرق" کے متعلق مختصر طور پر نہایت دل پذیر گفتگو فرمائی۔ جو قلمبند کر کے ارسال خدمت کرتا ہوں*۔

خاکسار
غلام نبی۔ از بٹالہ سٹیشن

* یہ تقریر اسی اخبار میں کسی دوسری جگہ درج ہے۔ (نائب ایڈیٹر)

ہمارا سالانہ جلسہ

دارالامان قادیان میں مورخہ ۱۵-۱۶-۱۷ مارچ سنہ ۱۹۱۹ء کو منعقد ہوگا۔ احباب خود بھی آئیں۔ اور اوروں کو بھی لائیں۔

ایک احمدی کو تمغہ خوشنودی

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نے

اور کچھ دنوں میں بھی کمیشن کیں۔

نے اپنے دربار منعقدہ ملتان میں مکرمی چودھری عبداللہ خان صاحب نمبر دار بہلول پور کو ایک تمغہ عطا فرمایا - اللہ تعالے مبارک کرے -

اعلان نکاح

شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب بی - اے - بی ٹی کا نکاح زینب بی بی بنت غلام محمد صاحب سوداگر چرم لاہور سے ایک ہزار مہر پر پڑھا گیا - اللہ تعالے مبارک کرے -

ولادت

برادر عزیز احمد صاحب زرگر لاہور کے ہاں لڑکا اور پیر حاجی احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ ہوشیارپور کے نواسہ متولد ہوا ہے - اللہ تعالے مبارک کرے

درخواست دعا

جناب سید ارادت حسین صاحب موضع اوربی ضلع مونگھیر بعض ابتلاؤں میں ہیں ان کے لئے اور برادر شمس الدین بھاگلپوری کے کاروبار کے لئے اور برادر چودھری محمد حیات صاحب پوسٹ ماسٹر کمالیہ کا لڑکا مرض چیچک میں بیمار ہے اور منشی سراج الحق صاحب کی والدہ بھی بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے دعا فرمادیں - اللہ تعالے سب پر رحم فرمائے آمین

نماز جنازہ

حافظ الہ دتا صاحب فوت ہوگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں -

ہمارے آسٹریلین مبلغ کا پتہ

M. H. Musa-Khan
Ahmadi Missionary of Islam BOX 788,
G. P. O. Adelaide
(S. Australia)

قابل توجہ احباب شاہ پور ضلع

مولوی غلام رسول صاحب وزیر آبادی سے تبلیغ دورہ میں جبکہ ضلع شاہپور میں آرہے ہیں -

احباب ان کے کام میں مدد فرمادیں -

حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک مکتوب

ایک صاحب کے خط کا یہ جواب ہے - انھوں نے اس قسم کے سوال کئے تھے کہ میں کب دولتمند ہونگا - یا کب غریب - میری زندگی آرام سے بسر ہوگی - یا دکھوں میں - وغیرہ اس کے جواب میں حضور نے اپنے قلم مبارک سے ذیل کا جواب لکھا - جو احباب کی ازدیاد معرفت کے لئے شائع کیا جاتا ہے حضور نے یہ خط ۹ - فروری ۱۹۱۹ء کو تحریر فرمایا تھا - (نائب ایڈیٹر)

" مکرمی السلام علیکم "

برادرم مکرم سیٹھ حسن علی صاحب کی معرفت آپ کا خط ملا - آپ تحریر فرماتے ہیں - کہ آپ نے بہت قسمت بتلانے والوں سے دریافت حال کیا - اور وہ سب آپ کی تسلی نہ کر سکے - میں آپ مجھ سے آئندہ کا حال دریافت کرکے تسلی حاصل کرنا چاہتے ہیں -

مگر میں آئندہ کا حال بتانا جن لوگوں کا کام ہے ان کو تو آپ تجربہ کر چکے اور جھوٹا پا چکے - اب میں آپ کو بتاتا ہوں - کہ ہمارے پاس ایک ایسا نسخہ ہے کہ جس سے انسان اپنی آئندہ زندگی حسب دلخواہ بنا سکتا ہے - یہ کیا علم ہے - کہ انسان دوسرے کو بتائے - کہ تو دکھ پائیگا یا سکھ - اس سے سوائے مایوسی یا سستی کے اور کیا نتیجہ نکل سکتا ہے - اگر وہ کہیگا کہ تو دکھ پائیگا تو وہ مایوس ہو کر کام چھوڑ بیٹھیگا - اور اگر کہیگا سکھ تو وہ اس بھروسہ پر سست ہو جائیگا پس یہ کوئی علم نہیں - بلکہ جیسا آپ خود تجربہ کر چکے ہیں - اس علم کے مدعی جھوٹے ہیں - اصل علم اور مفید علم یہ ہے - کہ انسان کو کامیابی کا گر بتایا جاسکے - اور اگر اس کے راستہ میں مصائب کے پہاڑ بھی آپڑیں تب بھی اپنا راستہ بنا سکے - اور یہ علم میں آپ کو بتا سکتا ہوں -

قسمت بتانا ان لوگوں کا دعوی ہے جو جھوٹ سے اپنی روزی کمانا اپنا پیشہ بنائے ہوئے ہیں - ہمارا کام قسمت بنانا ہے - بشرطیکہ کوئی شخص ہمارے علم سے فائدہ اٹھائے -

ہمارا مذہب تو یہ ہے - کہ غیب کا علم خدا تعالے کے ہاتھ میں ہے - اور اس نے انسان کے فائدہ کے لئے اسے اس سے چھپا رکھا ہے - ہاں کبھی بشارت کے طور پر یا عذاب سے ڈرانے کے لئے - وہ اسے اپنے منشاء کے ماتحت اپنے کسی بندہ پر ظاہر کرتا ہے - باقی رہا قسمت کا بنانا - اس کے لئے اس نے کچھ قواعد بنائے ہیں - اور قرآن کریم کے ذریعہ ہمیں ان پر آگاہ کیا جو شخص ان پر کاربند ہو کوئی طاقت اسے ہلاک نہیں کرسکتی - نہ آگ اسے جلا سکتی ہے - نہ پانی اسے ڈبو سکتا ہے - نہ بلندی پر سے پھینکا جانا اسے ضرر پہنچا سکتا ہے

پس آپ اس مفید امر کے سیکھنے کی طرف متوجہ ہوں - اور اس بیہودہ اور بے فائدہ امر کی جستجو سے باز آئیں - جس میں آپ کے لئے تکلیف ہی تکلیف ہے

خاکسار مرزا محمود احمد

ماریشس میں تبلیغ

جناب مولوی حافظ غلام محمد صاحب بی - اے - و مولوی عبیداللہ صاحب کے خطوط آمدہ ماریشس سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں کے مخالفین احمدیوں کو تنگ کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں - لیکن خدا تعالے کے فضل سے جماعت کی ترقی روز افزوں ہے - صوفی صاحب لکھتے ہیں کہ روز ہل میں ایک خاص میلہ ۲۰ جنوری کو ہوا کرتا ہے چنانچہ اس دفعہ کے میلہ میں بد سر بازار ہم نے جلسہ کیا اور مولوی عبیداللہ صاحب نے لیکچر دیا اور اس میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۱۸- فروری ۱۹۱۹ء

پنڈت لیکھرام کے متعلق الفضل کے مضامین

مسافر آگرہ نے اپنے ۱۰- فروری کے پرچہ میں مرزائیوں کی نئی شرارت کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور احمدیوں کے متعلق بہت سے سخت الفاظ استعمال کرنے کے بعد الفضل کے ان مضامین پر غم وغصہ کا اظہار کیا ہے۔ جو ۳۱- اگست سو ستمبر اور ۷- ستمبر ۱۹۱۸ء کے پرچوں میں مسلسل "پنڈت لیکھرام کا واقعہ قتل" اور "قابل توجہ گورنمنٹ پنجاب" کے عنوان سے چھپ چکے ہیں۔ اور جنہیں حال میں بشکل ٹریکٹ شائع کرنے کے لئے چھپوایا گیا ہے۔

ان مضامین کے لکھنے کی جو ضرورت ہمیں پیش آئی تھی۔ وہ ہم نے نہایت کھلے طور پر پہلے بھی ظاہر کر دی تھی اور اب بھی بیان کرتے ہیں۔ کہ

"اخبار آریہ گزٹ" لاہور نے "درشنی" کی نہایت کمزور اور بودی آڑ لیکر حضرت مرزا صاحب کی شان میں جنہیں ہم خدا کا برگزیدہ اور نبی مانتے ہیں۔ جہاں کئی ایک سخت اور ناپسندیدہ الفاظ لکھے ہیں۔ وہاں آپ پر ایک نہایت خطرناک الزام بھی لگایا ہے۔ جس سے ہمیں ناقابل بیان صدمہ ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب کو پنڈت لیکھرام کے قتل کی سازش کرنے والا قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ:- ؎

سازش سے جس کی آخر پنڈت مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

"آریہ گزٹ" نے اس سچے اور واقعات صحیحہ پر مبنی شعر کے مقابلہ میں بیہودہ اور غلط تک بندی کر کے نہ صرف حضرت مرزا صاحب کی ذات پر ایک نہایت خطرناک الزام لگایا ہے۔ بلکہ گورنمنٹ عالیہ کی بھی سخت ہتک کی ہے۔ اور نہ صرف حکام کے خلاف آریہ سماجیوں میں سخت بدظنی پھیلائی ہے۔ کیونکہ لیکھرام کے قتل کے حالات معلوم کرنے اور اس کے قاتل کو گرفتار کرنے میں حکام نے کوشش اور سعی کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا۔ لیکن باوجود اس کے چونکہ اسے کسی ایسی سازش کا نام ونشان تک نہیں مل سکا۔ جو حضرت مرزا صاحب نے لیکھرام کے قتل کے لئے کی ہو اس لئے انہوں نے حضرت مرزا صاحب کو اس الزام سے بالکل بری قرار دیا۔ اور آپ کے دامن تقدس کو اس سے بالکل پاک ٹھہرایا مگر اس کے مقابلہ میں "آریہ گزٹ" بڑی جرأت اور دلیری سے لکھتا ہے کہ

"سازش سے جس کی آخر پنڈت مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے"

جس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام حضرت مرزا صاحب کی سازش سے قتل ہوا تھا اس کے متعلق ہم پوچھتے ہیں۔ کیا آریہ گزٹ کے ان الفاظ کو پڑھ کر ہر ایک آریہ یہ خیال کریگا کہ گورنمنٹ نے پنڈت لیکھرام کے قتل کی سازش کرنے والے مرزا صاحب کو جان بوجھ کر گرفتار نہیں کیا اور بات کو یونہی رفع دفع کر دیا ہے۔ اور یہ غلط ہے کہ گورنمنٹ کے پاس سازش کرنے والے کے متعلق کوئی ثبوت نہ تھا۔ ضرور کریگا۔ کیونکہ "آریہ گزٹ" بڑے زور سے یہ کہتا ہے۔

پس اس خیال کا آریوں کے دلوں میں ڈالنا جس قدر گورنمنٹ کے خلاف جذبات کو بھڑکانا اور اس سے نفرت دلانا ہے۔ وہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ بلکہ بڑے خطرناک فتنہ اور فساد کی بنیاد رکھنا ہے۔ کیا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کو پنڈت لیکھرام کے قتل کرنے کی سازش کرنے والے کا علم ہو اور اسے گرفتار نہ کرے۔ پھر کیا یہ ممکن ہے کہ گورنمنٹ پنڈت لیکھرام کے قتل کرنے والے کو جانتی ہو اور اسے نہ پکڑے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر ایک ایسے شخص کو اس کے قتل کرنے والا قرار دینا جو گورنمنٹ کی تحقیقات کی رو سے بالکل بری ثابت ہو چکا ہو۔ گورنمنٹ پر بیجا طرفداری کا نہایت سنگین الزام لگانا نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ اور اسے قتل کی سازش کرنے والوں کی حامی اور قاتلوں کی مددگار قرار دینا نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

معلوم نہیں "آریہ گزٹ" نے گورنمنٹ پر اتنا بڑا الزام کس بنا پر لگایا ہے۔ اور اس کے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام حضرت مرزا صاحب کی سازش سے قتل ہوا ہے۔ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ ایڈیٹر "آریہ گزٹ" سے اس بات کا ثبوت طلب کرے۔ اور اسے اس الزام کو پایہ ثبوت تک پہنچانے کے لئے مجبور کرے۔ اور اگر کوئی ثبوت نہ پیش کر سکے۔ تو اس سے قانونی سلوک کیا جائے۔ تاکہ جہاں اس الزام کی تردید ہو جائے۔ جو اس نے گورنمنٹ پر لگایا ہے۔ وہاں حضرت مرزا صاحب کی شان میں بیہودہ سرائی

نوٹ: پھر یہ شوخ چشمی ہماری دل آزاری کیلئے حضرت مرزا صاحب کے مندرجہ ذیل شعر کو بگاڑ کر بنا لیا گیا ہے ؎ جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے۔

کرے۔ جماعت احمدیہ کی دل آزاری کرنیکا خیال بھگت ہے۔

۔ چونکہ "آریہ گزٹ" نے محض ہماری دل آزاری کیلئے اپنی تک بندی میں اصل اور صحیح واقعات سے آنکھیں بند کرکے حضرت مرزا صاحب پر نہایت ناجیانہ الزام لگایا ہے۔ اور اس بات کی بھی کچھ پروا نہیں کی کہ جب گورنمنٹ اس سلسلہ میں حضرت مرزا صاحب کو بالکل بری اور بے قصور قرار دے چکی ہے۔ تو ان پر الزام لگانا گورنمنٹ کے عدل و انصاف پر حملہ کرنا ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں۔ کہ لیکھرام کے قتل اور اس کے متعلقہ واقعات کو مختصر طور پر بیان کریں تاکہ اگر کسی ناواقف شخص نے آریہ گزٹ کی غلط بیانی سے دھوکہ کھاکر یہ سمجھا ہو۔ کہ پنڈت لیکھرام مرزا صاحب کی سازش سے قتل ہوا تھا۔ اور گورنمنٹ نے جان بوجھ کر سازش کرنے والوں کو گرفتار نہیں کیا۔ تو اس کی اس غلط فہمی کی اصلاح ہوجائے۔"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہم نے یہ مضامین کسی کی دل آزاری کے لئے نہیں لکھے۔ بلکہ اس خطرناک الزام کو دور کرنے کے لئے لکھے ہیں۔ جو حضرت مرزا صاحب پر آریہ گزٹ نے لگایا۔ اور جس سے گورنمنٹ پر بھی سخت الزام آتا ہے۔ پھر ان مضامین میں خاص احتیاط سے کوئی ایک لفظ بھی ایسا نہیں لکھا گیا ہے جسے معمولی سی معمولی دل آزاری کرنے والا بھی کہا جاسکے۔ بلکہ نہایت متانت اور سنجیدگی کے ساتھ صحیح صحیح حالات پیش کردیے گئے ہیں۔ پس مسافر آگرہ کو مطلع رہنا چاہیئے۔ کہ اس رسالہ میں کوئی نیا مضمون نہیں بلکہ وہی ہے۔ جو اخبار الفضل میں شائع ہوچکا ہے اور جس کا مطالعہ وہ بہت عرصہ قبل کرچکا ہے۔

اس میں ہم نے شروع سے لیکر اخیر تک "آریہ گزٹ" کے دل آزار الزام کی تردید ہی کی ہے اور اس غلط فہمی کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو "آریہ گزٹ" نے ہمارے پیشوا حضرت مرزا صاحب کے متعلق پھیلائی ہے۔ کہ آپ کی سازش سے پنڈت لیکھرام قتل ہوا تھا۔ یوں سازش کا الزام تو ہر ایک شخص پر لگانا سخت ناروا بات ہے۔ لیکن ایک ایسے انسان کی طرف جسے لاکھوں انسان خدا کا نبی اور رسول مانتے اور چھوٹے سے چھوٹے ناشائستہ فعل سے بھی پاک سمجھتے ہیں اس اتنے بڑے جرم کا بغیر کسی ثبوت کے منسوب کرنا اتنی بڑی جرأت ہے جو ہرگز کوئی ایسا شخص نہیں کرسکتا۔ جسے دوسروں کے مذہبی جذبات اور احساسات کا ذرا بھی خیال ہو۔ لیکن آریہ گزٹ نے اس کی کوئی پروا نہ کی۔ اور نہایت بیباکی سے ہماری جماعت کے لاکھوں انسانوں کی دل آزاری کرنے کے لئے حضرت مرزا صاحب پر سازش قتل ایسے ناپاک فعل کا الزام لگا دیا۔ اس ناپاک اور سخت تکلیف دہ الزام کی تردید میں اگر ہم نے گورنمنٹ عالیہ کو توجہ دلاتے ہوئے اصل حالات اور واقعات کو پیش کیا۔ تو کونسا گناہ کیا۔ ہمارے ان مضامین کو جو آریہ گزٹ کے الزام کی تردید میں نہایت متانت اور سنجیدگی سے لکھے گئے ہیں "مسافر آگرہ" کا دل آزار قرار دینا حد درجہ کی بیہودہ سرائی ہے۔ کیا گورنمنٹ عالیہ کے سایہ میں رہتے ہوئے ہمیں اتنا بھی حق نہیں ہے۔ کہ جو الزام ہمارے نہایت مقدس اور مطہر پیشوا کی ذات والاصفات پر محض عداوت اور دشمنی کی وجہ سے لگایا جائے۔ اس کی تردید کرسکیں۔ اگر ہے اور ضرور ہے۔ کیونکہ اس عادل گورنمنٹ نے ہر ایک کو اپنی صفائی پیش کرنیکا حق دیا ہوا ہے۔ پس ہم نے اسی حق سے فائدہ اٹھاتے ہوئے "آریہ گزٹ" کے نہایت دل آزار اور تکلیف دہ الزام کی تردید کی ہے۔ اور گورنمنٹ عالیہ کو توجہ دلائی ہے۔ کہ آریہ گزٹ کی اس دل آزاری پر نوٹس لے۔ جو اس نے جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا صاحب پر سازش کا الزام لگاکر ۶ لاکھ سے بھی زیادہ انسانوں کی کی ہے اور بالواسطہ گورنمنٹ پر بھی الزام لگایا ہے۔ ایسے مضامین کو دل آزار کہنا حد درجہ کی بے انصافی اور ہٹ دھرمی نہیں تو کیا ہے۔ پس "مسافر آگرہ" کو اب بھی اسی طرح ٹھنڈے دل سے ان مضامین کو پڑھنا چاہیئے۔ جس طرح ان کے پہلی دفعہ شائع ہونے پر پڑھا تھا۔ باقی جو کچھ اس نے لکھا ہے وہ خود غیظ و غضب میں چور ہوکر محض دل آزاری کیلئے لکھا ہے اس لئے

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

مرکزی امیر کے فرائض

۱۲ فروری کو نماز ظہر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے جماعت قادیان کے لئے اپنے بعد امیر مقرر فرماتے ہوئے ذیل کی تقریر فرمائی۔ لکھنے میں جو نقائص رہ گئے ہوں ان کے لئے میں معافی خواہ ہوں

(نائب ایڈیٹر)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے سے باہر ... کسی مقام پر تشریف لے جاتے تھے۔ تو مدینے میں اپنے بعد کسی کو امیر مقرر فرماتے تھے جس کے سپرد مقامی انتظام ہوتا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ میں یہ بھی تھا کہ آپ ہمیشہ بدل بدل کر آدمی مقرر کیا کرتے تھے۔ اور اس طریق میں بہت سے فوائد ہیں اول تو یہ کہ اگر ہمیشہ ایک ہی شخص کو مقرر کیا جائے۔ تو لوگ اس کے متعلق عجیب عجیب خیال اور قیاس خود بخود کرلیتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ جب بدل بدل کر امیر مقرر کئے جاتے ہیں۔ تو اس طرح ہر ایک میں فرمانبرداری کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض بڑے بڑے صحابہ پر ایسے لوگوں کو بھی امیر مقرر فرمادیا کرتے تھے۔ جو بظاہر چھوٹے نظر آتے تھے۔ مثلاً اسامہ کے ماتحت ابوبکرؓ و عمرؓ جیسوں کو کردیا۔ اس میں حکمت یہی تھی۔ کہ لوگوں میں ایک دوسرے کی اطاعت کا مادہ پیدا ہو۔ ایک اطاعت تو ایک شخص ذات کی وجہ سے ہوتی ہے

[illegible]

لیکن ایک اور اطاعت ہے۔ جو خالصۃً للہ ہوتی ہے جب ایک انسان خدا کے نبی یا خدا کے مقرر کردہ خلیفہ یا کسی خلیفہ کے مقرر کئے ہوئے شخص کی اطاعت کرتا ہے۔ تو در اصل وہی اطاعت خالص اور خدا کے لئے ہوتی ہے۔

اس لئے جب کبھی میں باہر جاتا ہوں تو بدل بدل کر امیر مقرر کرتا ہوں۔ گو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق اسلام کے ماتحت ابو بکر جیسوں کو نہیں کیا۔

آج بھی مجھے سفر درپیش ہے۔ وہ مرض جس کا مجھ پر پچھلے دنوں سخت حملہ ہوا تھا۔ اب پھر ایک دفعہ اس نے حملہ کیا۔ لیکن پہلے کی نسبت یہ حملہ بہت کمزور تھا۔ دو تین دن اس کا اثر رہا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اب بہت فرق ہے مگر پھر بھی دل میں تکلیف ہے۔ اس لئے منشاء ہے کہ کسی اس مرض کے واقف سے مشورہ لیا جائے۔ اور میری چھوٹی بیوی بھی بیمار رہی ہے پس میرا آج لاہور جانیکا ارادہ ہے۔ میں نے پہلے تین احباب کو وقتاً فوقتاً اپنے بعد جماعت قادیان کا امیر مقرر کیا ہے۔ ایک کے بعد دوسرے کے مقرر کرنے سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ پہلے سے کوئی کمزوری ہوئی۔ نہیں۔ بلکہ اس کی وجہ یہی ہے۔ جو میں نے اوپر بیان کی۔ میں نے ایک دفعہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کو۔ اور ایک دفعہ مولوی شیر علی صاحب کو۔ اور ایک دفعہ مولوی سید سرور شاہ صاحب کو امیر مقرر کیا تھا اب میں اپنی۔ ان دنوں کی غیر حاضری کے لئے جماعت قادیان کا امیر قاضی سید امیر حسین صاحب کو مقرر کرتا ہوں۔ میرے نزدیک امارت کا سوال ساری جماعتوں کے لئے محتاج توجہ ہے۔ اور میرا ارادہ ہے کہ ساری جماعتوں کے لئے امیر مقرر کئے جائیں۔ اور اس میں بعض مقامات میرے نظر میں جن میں ابتداءً امیر مقرر کئے جائینگے بعض لوگوں نے مقامی امارت کو سمجھا

نہیں اس لئے میں اس کے متعلق مختصراً بیان کرتا ہوں۔ چونکہ قادیان مرکز ہے۔ تو بعض لوگ خیال کر لیتے ہیں کہ خلیفہ کے بعد قادیان کی جماعت کا امیر بھی خلیفہ ہی ہو جاتا ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ چلو ان سے بعض معاملات ان کی خلافت کی حیثیت میں حل کرائیں۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ مقامی امارت کے ساتھ صرف مقامی امور وابستہ ہوتے ہیں جیسے مثلاً جماعت سیالکوٹ کا امیر ہو تو اس کے متعلق سیالکوٹ کے ہی معاملات ہونگے۔ بیرونجات کے نہیں ہونگے۔ اسی طرح قادیان کے متعلق بھی ہے ورنہ مرکزی معاملات جن کا تعلق خلافت سے ہوگا۔ وہ بہرحال خلیفہ سے ہی متعلق ہونگے۔ خواہ خلیفہ کہیں ہو اور جو ناظروں یا صدر انجمن سے تعلق رکھتے ہیں ان کو وہی انجام دیں گے۔ تعلیم کے متعلق آخری فیصلہ ناظر تعلیم و تربیت کا ہوگا۔ اور محاسبہ کے متعلق ناظر محاسبہ کا اور امور عامہ کے متعلق ناظر امور عامہ کا اور امیر سے صرف معاملات متعلق ہونگے۔ جو مقامی ہیں۔

امیر کی اطاعت کے جو نتائج ہیں ان سے لوگ ناواقف ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو دو آدمیوں میں بھی ایک کو امیر مقرر فرما دیا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں لوگ چونکہ عام طور پر آزادی آزادی کا لفظ ہر وقت سنتے رہتے ہیں اس لئے یہ لوگ آزادی کا غلط مفہوم سمجھ لیتے ہیں اور اطاعت سے گھبراتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ اطاعت میں ہی اصل آزادی ہوتی ہے۔ دیکھو امریکہ۔ برطانیہ۔ فرانس آزاد سلطنتیں ہیں۔ لیکن وہ قواعد و قوانین کے ماتحت اطاعت شعاری سے رہتی ہیں۔ مگر جرمن۔ روس۔ آسٹریا۔ وغیرہ جن میں قانون اور کسی خاص شخص کی اطاعت نہیں ہو رہی۔ اس لئے وہ سلطنتیں آزاد نہیں کہی جا سکتیں۔ پس اطاعت آزادی کی مخالف نہیں۔ یہ ایک

[illegible]

مومن اور کافر کی خوشی میں فرق

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

(در شعبن جمالہ)

مغرب اور عشاء کی نماز پڑھانے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ اس وقت دعا کرتے ہوئے میرے دل میں ایک سوال پیدا ہوا اور ساتھ ہی اس کا جواب بھی سمجھا دیا گیا۔ سوال یہ اٹھا۔ کہ دنیا میں جس قدر انسان ہیں خواہ وہ مومن ہوں یا کافر ان سب پر بعض اوقات خوشی کے آتے ہیں۔ اور بعض غم کے۔ بلکہ مومنوں کو کافروں کی نسبت زیادہ غم اٹھانا پڑتا ہے۔ اور جتنا جتنا مومن ترقی کرتا جاتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ اسے غم اٹھانا پڑتا ہے۔ کیونکہ مومن ...... مصلح ہوتا ہے۔ اور جس قدر اس کا حلقہ اصلاح بڑھتا جاتا ہے۔ اسی قدر اسے غم ہوتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آیا ہے۔ **لعلك باخع نفسك** اِبخع گردن کو شاہ رگ سے نیچے کر اخیر تک کاٹنے کو کہتے ہیں۔ تو آپ کو اتنا غم ہوا کہ گویا چھری چلتے چلتے گردن کی آخری حد تک پہنچ گئی۔ اس سے بڑا اور کیا غم ہو سکتا ہے۔ جب مومن پر بھی زیادہ غم کے اوقات آتے ہیں۔ اور بمقابلہ کافروں کے زیادہ آتے ہیں۔ تو پھر یہ دنیا اس کے لئے جنت کس طرح ہو سکتی ہے حالانکہ اسے دو جنتوں کا وعدہ دیا گیا ہے چنانچہ آیا ہے۔ **ولمن خاف مقام ربه جنتان** پھر مومن کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے **لا خوف علیهم ولا هم یحزنون** لیکن اسے تو اس دنیا میں غم اٹھانا پڑتا ہے پھر اسکے لئے جنت کس طرح ہوئی۔

اس کے متعلق مجھے یہ سمجھایا گیا۔ کہ اس دنیا میں مومن کو جو غم ہوتا ہے۔ اس میں تو خوشی کا پہلو شامل

ہوتا۔ لیکن کافر کو جو غم ہوتا ہے اس کے خوشی کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ تا دیر یہ کہ مومن کو غم اپنی کسی ذاتی فائدہ کے لئے نہیں ہوتا بلکہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے خیال سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جہاں یہ آیا ہے کہ لعلک باخع نفسک وہاں یہ نہیں آیا کہ آپ کو کسی اپنے ذاتی فائدہ کے لئے اس قدر غم ہوا بلکہ یہ آیا ہے کہ الا یکونوا مومنین کہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ تو مومن کو چونکہ دوسروں کے لئے اور خدا کی رضا چاہنے کے لئے غم ہوتا ہے اس لئے اس غم میں درحقیقت خوشی ہوتی ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں کافر کو جو غم ہوتا ہے۔ وہ غم ہی غم ہوتا ہے کیونکہ اس کی اپنی ہی ذات کے متعلق ہوتا ہے۔ اور خدا کی رضا اس کے مدنظر نہیں ہوتی۔ پھر مومن کو جو خوشی ہوتی ہے وہ حقیقی خوشی ہوتی ہے۔ اس میں کسی قسم کے غم کو دخل نہیں ہوتا لیکن کافر کو جو خوشی ہوتی ہے۔ اس میں غم شامل ہوتا ہے۔ اور وہ خوشی اس کے لئے غم کا موجب ہوتی ہے۔ چونکہ ایک کافر کو جن باتوں سے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ وہ تھوڑی ہی دیر خوش رکھتی ہیں اور پھر اسے غم میں مبتلا کر دیتی ہیں۔ مثلاً شادیوں وغیرہ میں جو لوگ بہت سا روپیہ خوشی کے اظہار کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ وہ چند دن بعد اس پر پچھتاتے اور افسوس کرتے ہیں۔ اسی طرح کسی اور کام پر روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ اور خوش ہوتے ہیں لیکن پھر خود ہی اس پر ہاتھ ملتے ہیں۔ تو دراصل کفار کی خوشی خوشی نہیں ہوتی۔ اس میں غم ملا ہوتا ہے بالمقابل اس کے مومن کو حقیقی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ کبھی کسی ایسی بات پر خوش نہیں ہوتا۔ جو بعد میں افسوس اور غم کا موجب بننے والی ہو۔ پس چونکہ مومن کو جو غم ہوتا ہے۔ اس میں خوشی ملی ہوتی ہوتی ہے اور جو اس کو خوشی نصیب ہوتی ہے۔ وہ خالص خوشی ہی خوشی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے لئے یہ دنیا بھی جنت ہے۔ اور یہ بالکل ٹھیک ہے۔ لاخوف علیہم [illegible]

انگلینڈ میں تبلیغ اسلام

شاندار بشارت

بارہ نو مسلم

۹ ہر اکتوبر کے الفضل میں مولوی فاضل عبد المحی صاحب کی طرف سے جناب مفتی محمد صادق صاحب اور جناب قاضی عبد اللہ صاحب کی قریبًا دو ہفتہ کی تبلیغی کوششوں کے نتیجہ کے طور پر بارہ نو مسلموں سات مصدقین اور نو نو احمدیوں کے متعلق مختصر طور پر رپورٹ شائع ہوئی تھی۔ اور اس کے بعد مفصل رپورٹ کے بہت جلد پہنچنے کی امید تھی۔ لیکن افسوس کہ یہ رپورٹ جناب مکرم مفتی صاحب کے حسب ذیل خط کے ساتھ ۴۔ فروری ۱۹۱۹ء کو پہنچی کہ:۔

"رپورٹ مشمولہ ابتدائے ستمبر ۱۹۱۸ء میں یہاں سے روانہ کی گئی تھی مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کا لفافہ راستے میں پھٹ جانے کے سبب آپ تک نہیں پہنچ سکی۔ اور بمبئی کے ڈیڈ لیٹر آفس سے ہمارے پاس واپس آگئی ہے۔ لہذا پھر ارسال خدمت ہے مناسب نوٹ کے ساتھ درج اخبار کر کے مشکور فرماویں۔"

اگرچہ یہ رپورٹ بہت دیر بعد احباب کی نظر سے گذر رہی ہے۔ لیکن اس قدر خوشخبریوں پر مشتمل ہے کہ احباب نہایت مسرت اور ابتہاج سے پڑھیں گے اور مجاہدین فی سبیل اللہ جناب مفتی صاحب اور جناب قاضی صاحب کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از بیش کامیابی عطا فرمائے۔ اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین۔

(ایڈیٹر)

وہی ہادی ہے

سورت یا پونا کے ایک صوفی صاحب درویش حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک زمانۂ حیات میں قادیان تشریف لائے۔ بیعت سے مشرف ہو کر کچھ مدت قادیان کی مسجد مبارک میں مقیم رہے۔ پچھلی رات کو اٹھ کر ایک وظیفہ پڑھا کرتے تھے۔

أَنْتَ الهادی انت الحق
لیس الهادی الا هو

ترجمہ۔ تو ہی ہادی ہے۔ اور تو ہی حق ہے۔ اس کے سوائے کوئی ہادی نہیں۔

آپ کے اس کلام کی صداقت کو میں نے بہت آزمایا ہے۔ مگر سب سے زیادہ میں اس کی صداقت کو اس ملک میں آزما رہا ہوں۔ کیا ہم کسی کو ہدایت دے سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں جب تک کہ اللہ تعالیٰ اسے راہ ہدایت پر نہ لائے بعض کے ساتھ کوشش کرتے سر کھپاتے انسان دیوانہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ سیدھا ہونے میں نہیں آتا۔ پر نہیں آتا۔ اور بعض جو کھولتے چلے جاتے ہیں۔ کچھ دیر ہی نہیں لگتی۔ پس کیونکر گمان ہو سکتا ہے۔ کہ ہم کسی کو ہدایت دے سکتے ہیں۔ یہ اس پاک ذات رحیم کریم کی غریب نوازی اور پردہ پوشی ہے۔ جو ہمارے ہاتھ پر لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں۔ پھر اسلام بھی وہ اسلام نہیں۔ جو جناب خواجہ کمال الدین صاحب اور ان کے لاہوری یاروں کی نگاہ میں فسق کا ہم معنی ہے۔ بلکہ وہ اسلام جس کو وہ بھی اور ہم بھی کامل اسلام یقین کرتے ہیں یوں تو چھٹی صدی عیسوی تک سارے عیسائی بھی مسلمان ہی تھے۔ اور تیرہویں صدی موسوی تک سارے یہودی بھی مسلمان ہی تھے۔ مگر مبارک ہے۔ وہ جو بہ لحاظ ایمان کے اللہ کے کسی رسول کو چھوٹا نہ سمجھے۔ اور صرف پہلوں کے ماننے پر فخر نہ کرے کیونکہ پہلوں کا مومن بھی وہی ہے جس نے اسکو مانا جو اس کے زمانہ میں مبعوث ہوا۔ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا رسول نہیں بھیجتا جس کا انکار ایمان کہلا سکے اے خدا تو ہمارے بھولوں بھٹکوں کو راہ ہدایت

پر لا- کہ سب طاقتیں تجھے ہیں- تیرے فضل کے سوا کچھ بن نہیں سکتا- الفضل کی شناخت اپنے فضل سے عطا فرما- آمین ثم آمین- میرا وظیفہ تو یہ ہے-

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

اس لمبند بزرگ تر اللہ کی عطا کردہ توفیق کے سوائے نہ ہم بدیوں کو چھوڑ سکتے ہیں- اور نہ نیکیوں کو اختیار کر سکتے ہیں- اُس کے فضل کے سوائے نہ ہم کفر سے روگرداں ہو سکتے ہیں- اور نہ اسلام میں داخل ہو سکتے ہیں-

نومسلمین

گذشتہ رپورٹ جو اخبار کے واسطے روانہ کی گئی تھی- اُس کے بعد اللہ تعالےٰ کے فضل اور کرم اور رحم کی بارش ایسی ہے- کہ آج اس رپورٹ میں عاجز بارہ نومسلمین سات مصدقین اور نو- نومبائعین کی خوشخبری لکھتا ہے- جب سے مشن یہاں قائم ہوا ہے کبھی پہلے بلحاظ تعداد نومسلموں کے اتنی کامیابی نہیں ہوئی یہ کامیابی صرف یہاں لنڈن میں ہی نہیں ہوئی- بلکہ شمالی انگلستان میں بھی ہوئی- جہاں برادرم قاضی عبد اللہ صاحب نے دورہ کیا ہے- ۲ مئی کو عاجز اپنے سرمائی مقام سے واپس لنڈن پہنچا تھا- اور قریبًا انہی ایام سے قاضی صاحب سفر میں ہیں- اور بہت سے مختلف مقامات میں لیکچر دیتے- لٹریچر تقسیم کرتے- بحث کرتے- اور مختلف رنگوں میں تبلیغ کرتے ہوئے اُمید ہے ابتداء ستمبر ۱۹۲۱ء میں لندن پہنچ جائیں گے- کامیاب اور بامراد- فالحمد للہ- میں یقین کرتا ہوں کہ ہمارے مخلص اور سچے بھائیوں کی دعائیں ہیں- جنہوں نے یہ شاندار نتائج پیدا کر دیئے ہیں- اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے- اور ہماری دعاؤں کو جوان کے حق میں ہیں قبول فرما دے- اے خدائے پاک تو ہمارے مخلصین محبین کو ہر شر سے محفوظ رکھ اور ہر نیکی سے انھیں حصہ وافر دے- ان کا ہر ایک ابتلاء ان کے لئے موجب اصطفا ہو- تیرے ہر امر اور ہر نہی کے قبول کرنے کی انھیں توفیق ہو- انھیں اور ان کی اولاد کو- اپنے قرب پاک میں خاص مقام رحمت فرما- آمین ثم آمین- اب میں نومسلمین احمدیین کے نام لکھتا ہوں- ان کی درخواستہائے بیعت اسی ڈاک میں بحضور حضرت فضل عمر پسر موعود ابن مسیح خلیفہ ثانی وارث انبیاء میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ تعالےٰ ارسال کر دی گئی ہیں- (بھیج گئی ہیں- ایڈیٹر)

قبول اسلام ۱

ایک معزز نوجوان لیڈی- جو لیکچروں میں آتی رہی اور عاجز اس کو تبلیغ کرتا رہا- آخر اللہ تعالےٰ کے فضل سے دین متین اسلام کو قبول کرتی ہوئی سلسلہ حقہ احمدیہ میں داخل ہوئی- نماز ہمارے ساتھ پڑھتی ہے- قرآن شریف انگریزی کا ایک حصہ پڑھ چکی ہے- اسلامی اصطلاحات السلام علیکم وغیرہ خوب یاد کر لئے ہیں- ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب فرانس سے ایک ہفتہ کی رخصت پر دیگر فوجی لوگوں کے ساتھ لنڈن کی سیر کے واسطے آئے تھے جب مجھے ملنے آئے- تو اُس وقت اتفاقًا یہ معزز لیڈی بھی موجود تھی- ڈاکٹر صاحب بہت خوش ہوئے- کہ اس معزز لیڈی نے بجائے گڈ مارننگ کے السلام علیکم کہا- اور ہم تینوں نے مل کر نماز مغرب ادا کی- اس کا اسلامی نام حبیبہ رکھا گیا ہے- پہلا نام مس گرٹی روچ ہے-

قبول اسلام ۲

شمالی انگلستان میں دورہ کرتے ہوئے جب قاضی صاحب مختلف گاؤں میں پھر کر لیکچر دے رہے تھے تو قصبہ نارتھ کے ایک معزز صاحب بنام مسٹر کالڈر قاضی صاحب کی تبلیغ سے بہت موثر ہوئے- کئی لیکچروں میں شامل ہوئے- اور مختلف موقعوں پر قاضی صاحب سے دین اسلام اور حضرت مسیح موعود کے حالات سنتے رہے- آخر بطیب خاطر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر مسلمان ہوئے- اور حضرت مسیح موعود پر ایمان لائے- قاضی صاحب نے ان کا اسلامی نام عبد الغنی تجویز کیا ہے- اللہ تعالےٰ مبارک کرے اور نیکیوں کی توفیق دے- آمین- ثم آمین-

قبول اسلام ۳

ایسا ہی ایک اور صاحب جسی علاقہ میں برادرم مکرم قاضی عبد اللہ صاحب کی موثر تقریروں سے تثلیث پرستی سے توبہ کر کے واحد خدا کے پرستار ہو گئے ہیں- اور کلمہ شہادت پڑھ کر دین اسلام کو قبول کیا ہے- ان کا انگریزی نام مسٹر فرانسز میچی ہے- اور میں نے ان کا اسلامی نام عبد الحمید تجویز کر کے قاضی صاحب کو لکھا ہے- اللھم زد فزد

قبول اسلام ۴

ایک معزز لیڈی بنام مس میری مائنز ایک عرصے ایک مسلمان کی ملاقات کے زیر اثر اسلام کی طرف مائل تھی- مکرمی مولوی فاضل عبد المحی عرب صاحب کو بھی اُس سے تبلیغ کرنے کا موقعہ ملتا رہا- اور انھیں کے ذریعے مجھے بھی اُسے ملنے کا اتفاق ہوا- میری تقریر کو سننے کے بعد اُسنے دین اسلام کو قبول کرنیکا فیصلہ کر لیا- اور کلمہ طیبہ پڑھ کر اور فارم بیعت پر کر کے دین اسلام میں داخل ہوئی- اسلامی نام زینب رکھا گیا فالحمد للہ ثم الحمد للہ- اس جگہ اس بات کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا- کہ برادرم عرب صاحب اگرچہ اپنے ہوٹل کے کام میں بہت مصروف رہتے ہیں- تاہم وہ کوئی موقعہ تبلیغ کا جانے نہیں دیتے- اور حضرت مسیح موعود کی آمد کی خبر سب لوگوں کو پہنچاتے رہتے ہیں- خدا کے فضل سے اپنی روزی خود کماتے ہیں- روپیہ پیسہ کے واسطے کسی غیر کے دست نگر نہیں- اس واسطے حق کے اظہار میں انھیں کسی کا خوف نہیں- جتنے لوگ ان کے ذریعہ سے نومسلم ہوئے- وہ سب احمدی ہیں ان کا ہوٹل اگرچہ چھوٹا سا ہے- تاہم وہ ماہواری کرایہ مبلغ دو سو روپے دیتے ہیں- تین ملازم ہیں- جن کی تنخواہ علاوہ خوراک تخمینًا ۵۰ ماہوار ہے-

وگیا اخراجات خوراک وغیرہ ملاکر سب قریبًا نو سو ماہوار ان کا خرچ ہے۔ اللہ تعالےٰ برکت دے اور نفع مند کرے۔ آمین۔

قبول اسلام نمبر ۵ پچھلی رپورٹ میں ذکر کر چکا ہوں کہ عاجز کو ایک لیکچر کے واسطے شہر ہیسٹنگز مدعو کیا گیا تھا۔ جہاں میں تین دن رہا لیکچر دیا۔ اور مختلف طور پر تبلیغ کی اس تبلیغ سے ایک لیڈی کے ساتھ سلسلہ خط وکتابت جاری ہوا۔ جو کبھی ہندوستان میں بھی رہ چکی ہے آخر اب اُسے اللہ تعالےٰ نے قبول اسلام کی توفیق دی۔ جس کی اطلاع مجھے اس نے بذریعہ خط کی ہے نیز درخواست بیعت بھی دستخط کر کے بھیجی ہے۔ اس کا پہلا نام مس میری رانخہ لیوان ہے۔ اسلامی نام مریم رکھا گیا۔ یہ لیڈی ایک بہت بڑے خاندان سے ہے۔ اس کا باپ کرنیل تھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ اسے اشاعت اسلام کا شوق ہو گیا ہے۔ چند کتب اور رسالے منگوائے ہیں۔ کہ اور لوگوں کو دکھائے گی۔ امید ہے کہ اس کے ذریعہ سے انشاء اللہ اور لوگ بھی دین اسلام میں داخل ہونگے۔

قبول اسلام نمبر ۶ ایک لیڈی جس کا نام مس کانسٹنس والتجبے ایک ہندوستانی نوجوان کی واقفیت کے سبب جو یہاں ایک کارخانہ میں ملازم ہیں۔ میرے لیکچروں میں آنے لگیں۔ اور ایک عرصہ کی تبلیغ کے بعد مشرف باسلام ہوئیں۔ اسلامی نام عزیزہ رکھا گیا۔ اکثر تقریروں میں اور نمازوں کے وقت آجاتی ہیں۔ اور اسلامی اصطلاحات کو شوق سے سیکھتی اور بولتی ہیں۔ آج کل میونشن ورکس میں ملازم ہیں۔

قبول اسلام نمبر ۷ شمالی انگلستان میں ایک قصبہ بنام سوتھ شیلڈس ہے برادرم قاضی صاحب کی تبلیغ سے وہاں ایک جنٹلمین بنام مسٹر یوجین ڈسے دبسر کو قبول اسلام کی توفیق ہوئی۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے اس کا اسلامی نام قاضی صاحب نے دین محمد تجویز فرمایا ہے۔

قبول اسلام نمبر ۸ ایسا ہی ایک اور معزز شخص بنام جارج میگل اُس علاقہ میں قاضی صاحب کے لیکچروں اور تبلیغ سے موثر ہو کر داخل اسلام ہوئے۔ اور اپنی درخواست بیعت بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بھیجنے کے واسطے قاضی صاحب کو دی۔ ان کا اسلامی نام قاضی صاحب نے محمد عبدالکریم تجویز کیا۔ اللھم زد فزد۔

قبول اسلام نمبر ۹ ایک معزز لیڈی اُسی علاقہ میں جو ایک مسلمان کی ملاقات کے سبب پہلے سے زیر اثر تھی برادرم قاضی صاحب کی تبلیغ سے مشرف باسلام ہوئی۔ اسلامی نام زینب رکھا گیا۔ اس کی درخواست بیعت بھی اوروں کے ساتھ بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بھیجدی گئی ہے فالحمد للہ ثم فالحمد للہ۔

قبول اسلام نمبر ۱۰ مسٹر جیک نکلس۔ یہ صاحب دراصل ہندوستان کے رہنے والے ہیں۔ شامت اعمال سے عیسائیوں کے پھندے میں گرفتار ہو کر عیسائی ہو گئے۔ اور یہاں چلے آئے۔ اب عاجز کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے۔ اسلامی نام محمد اسمٰعیل رکھا گیا۔ فالحمد للہ تعجب ہے۔ کہ ہندوستان میں عیسائی ہوئے تھے۔ اور انگلستان آکر مسلمان بنے۔

قبول اسلام نمبر ۱۱ مس مے رابرٹسن جو ایک احمدی دوست کے ذریعہ سے اسلام کے حالات دریافت کر رہی تھی عاجز کی تبلیغ سے آخر دین اسلام قبول کرنے والی ہوئی۔ فالحمد للہ اسلامی نام میمونہ رکھا گیا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

قبول اسلام نمبر ۱۲ مسز فلارنس ہیرنگٹن نمش جو ایک عرصہ سے دین اسلام کی تحقیقات کر رہی تھی۔ اس نے آخر ایک اتوار کے جلسہ میں عاجز کی تقریر کے بعد کلمہ شہادت عربی۔ اور انگریزی میں پڑھ کر دین اسلام قبول کیا اور درخواست بیعت تحریر کر کے مجھے دی کہ بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بھیج دی جائے۔ اس کا اسلامی نام صدیقہ رکھا گیا۔ اللہ تعالےٰ صداقت پر قائم رکھے۔ آمین

یہ بارہ شخص ہیں جنہوں نے پچھلی رپورٹ کے بعد دین اسلام قبول کیا۔ اور یہ سب احمدی ہیں۔ اور گذشتہ پندرہ روز کے اندر یہ سب مسلمان ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل اور کرم اور رحمت سے ان تھوڑے سے دنوں میں مسیحی لوگوں میں سے مسیح کے حواریوں کی تعداد کے برابر مومن ہمیں عطا فرما دے۔ آمین۔ یہ اس کا رحم اور غریب نوازی ہے۔ ورنہ ہم کیا۔ اور ہمارا کام کیا۔ اور ہماری طاقت کیا۔ عاجز اور کمزور بندے ہیں۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔

مصدقین ان کے علاوہ جن کی فہرست اوپر دیگئی ہے۔ مفصلہ ذیل اصحاب نے حضرت خاتم الانبیاء محمد المصطفیٰ اور حضرت مسیح موعود کے منجانب اللہ نبی ہونے کی تحریری تصدیق کی۔

(۱) مس الزبے بتھ ڈی واکر ساکن گلاسگو

(۲) مس یفینہ واکر ساکن راتھبری

(۳) مسٹر جان۔ اے۔ سٹیڈمن ساکن سوتھ شیلڈ

(۴) مسٹر سی مور ہکس۔ ساکن نیو کیسل

(۵) مسٹر ہیری نیلسن ساکن نیوکیسل

یہ پانچوں شمالی انگلستان کے مختلف شہروں میں قاضی عبداللہ صاحب کے لیکچروں کے سننے اور تبلیغ سے اس ایمان تک پہنچے ہیں۔ کہ انہوں نے تحریری تصدیق کی۔

(۶) ایک معزز لیڈی مسز جابار ہرسٹ نام نے

جو لنڈن میں رہتی ہے۔ اور گاہے ملاقات کے واسطے آیا کرتی تھی۔ عاجز کی تبلیغ سے آخر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منجانب اللہ ہونے کی تصدیق کی۔

(۷) مسٹر جان جیمز گوسن ساکن ساوتھ شیلڈ۔ یہ صاحب قاضی صاحب کی تبلیغ سے شمالی انگلستان میں داخل جماعت مصدقین ہوئے۔ فالحمد للہ۔

نو احمدیان

بارہ نو مسلمین اور سات مصدقین کی فہرست اسماء اوپر درج کی گئی ہے۔ ان کے علاوہ اور خوشخبری یہ ہے کہ چند مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خبر پا کر اور قبول کر کے داخل سلسلہ حقہ احمدیہ ہوئے ہیں۔ ان کی درخواستہائے بیعت بھی نو مسلموں کی درخواستہائے بیعت کے ساتھ بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بھیجی گئی ہیں۔ یہ وہ مسلمان ہیں جو ہندوستان یا عدن یا دیگر اسلامی ممالک سے یہاں آئے ہوئے ہیں یا ملازمت کرتے ہیں۔ یا تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ یا کچھ اپنی تجارت کرتے ہیں۔ یا وہ انگریز ہیں جو مسلمان ہو چکے ہوئے ہیں۔ مگر انہیں سلسلہ حقہ احمدیہ کی پہلے کسی نے تبلیغ نہ کی تھی۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

(۱) سید عبد الغنی شاہ صاحب یہ صاحب ایک کارخانہ میں انجنیئر کام کرتے ہیں۔ اور مسٹر اے جی شاہ کے نام سے مشہور ہیں۔ نوجوان آدمی ہیں عاجز کی تبلیغ سے احمدی ہوئے۔

(۲) مسٹر ظہیر علی۔ یہ صاحب شمالی انگلستان میں آج کل مقیم ہیں۔ برادرم قاضی صاحب کی تبلیغ سے احمدی ہوئے۔

(۳) آمنہ بی بی۔ اس لیڈی کا پہلا نام ایدا تھا۔ خواجہ صاحب کے ہاتھ پر مسلمان ہوئی تھی۔ اب سلسلہ حقہ احمدیہ میں داخل ہوئی۔ خواجہ صاحب نے اس کے واسطے کوئی اسلامی نام تجویز نہ کیا تھا۔ عاجز نے آمنہ نام رکھا۔ اور اس نے پسند کیا۔ درخواست بیعت بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ روانہ کی گئی۔

(۴) محمد مصلح یہ صاحب عرب ہیں۔ علاقہ ڈرہم میں رہتے ہیں۔ برادرم قاضی صاحب کی تبلیغ سے احمدی ہوئے۔

(۵) محمد الیافعی یہ صاحب بھی عرب ہیں ساوتھ شیلڈ میں ملازم ہیں۔ برادرم قاضی صاحب کی تبلیغ سے داخل سلسلہ حقہ احمدیہ ہوئے۔

(۶) یحییٰ عبد اللہ شمالی انگلستان میں ایک عرصہ سے مقیم ہیں۔ برادرم قاضی صاحب کے القا سے اور حضرت مسیح موعود کی آمد کی خبر سن کر داخل سلسلہ ہوئے۔

(۷) صالح مغربی (؟) یہ صاحب بھی عرب ہیں۔ جو کارخانہ میں ملازم ہیں۔ اور برادرم قاضی صاحب کی تبلیغ سے داخل سلسلہ حقہ ہوئے۔

(۸) یوسف احمد فرج یہ صاحب سالی لینڈ کے رہنے والے لنڈن میں دوکان کرتے ہیں۔ عاجز کی تبلیغ سے داخل سلسلہ حقہ احمدیہ ہوئے فالحمد للہ۔

(۹) مسٹر رحمن میاں۔ یہ صاحب علاقہ ملایا کے رہنے والے ہیں۔ کچھ عرصہ بنگال میں بھی رہ چکے ہیں۔ اور ایک مدت سے انگلینڈ میں مقیم ہیں۔ ملازمت پیشہ ہیں۔ اکثر عرب صاحب عبد المحی کو اور عاجز کو ملا کرتے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح قائل ہو کر بطیب خاطر سلسلہ حقہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے آمین۔

یہ نو اصحاب ہیں۔ جو گذشتہ پندرہ بیس دنوں کے درمیان سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے یہ اُن کے علاوہ ہیں۔ جو بارہ نو مسلم احمدی ہوئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان ایام میں ہمارے احباب میں سے بعض نے کچھ پرزور دعائیں کی ہیں۔ اور یہ ان دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اسے دعا کرتے رہو اللہ تعالیٰ تم کو بڑے سے بڑے اجر دے۔ اس ملک میں جو کام ہو رہا ہے۔ اور لوگ اس کثرت سے دین احمد کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ یہ کام دراصل آپ لوگ ہی کر رہے ہیں۔ ہمارا تو صرف نام ہی ہے۔ پس اپنی دعاؤں سے سلسلہ کو اور بھی ترقی دو۔

محمد صادق عفا اللہ عنہ ۱۳ اگست ۱۹۱۸ء

بیرونی انجمنوں کے سکرٹری صاحبان فوراً توجہ فرمائیں

جملہ احباب کی خدمت میں اور خصوصاً سکرٹری صاحبان انجمن ہائے احمدیہ کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ ان کو جلسہ کے برکات سے مستفید ہونے کے لئے خود بھی آنا چاہئے اور دوسروں کو بھی تحریک کرنی چاہئے۔ نیز جس قدر احباب تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ ان کی تعداد سے سکرٹری انتظام جلسہ سالانہ کو بہت ہی جلد مطلع فرمائیں۔ تاکہ مکان وغیرہ کا حسب منشاء انتظام کیا جائے۔ اور وقت پر کسی قسم کی تشویش اور تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔ اور نیز اس بات سے بھی احباب کو مطلع فرما دیں کہ بعض وہ احباب جو کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنے اہل بیت کو ہمراہ لایا کرتے ہیں۔ یہ خواہش نہ ظاہر فرما دیں کہ ہم کو ایسا مکان دیا جائے جس میں ہم اپنے اہل بیت کے ساتھ رہیں۔ کیونکہ جلسہ کے موقعہ پر ایسا ہونا بہت مشکل امر ہوتا ہے۔ اس لئے اُن کو مطلع کر دیں کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ مستورات مستورات کے ساتھ اور مرد مردوں کے ساتھ ہی رہ سکیں گے تیرا یہ علیحدہ کہ اس وقت منشاء پورا نہ ہونے سے ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ سکرٹری صاحبان بہت ہی جلد ان احباب کی تعداد سے مطلع فرمائیں جو کہ جلسہ پر تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہوں

محمد سرور شاہ سکرٹری انتظام جلسہ سالانہ قادیان

نوٹ: ہمارے مبلغین خواجہ کمال الدین صاحب کی طرح مہمل اور مجہول رپورٹیں نہیں لکھتے کہ ایک لیڈی مسلمان ہو گئی ایک سپاہی فرانس میں مسلمان ہو گیا۔ نہ لیڈی کا نام نہ سپاہی کا نشان۔ بلکہ پہلا نام اسلامی نام سب لکھتے ہیں پھر ان کی فارم بیعت یہاں آ جاتی ہے خواجہ صاحب کو چیلنج دیا گیا تھا کہ اپنی فارمیں دکھائیں اور ہماری دیکھ لیں مگر اتنی جرأت کہاں غیر احمدیوں سے پیسہ کے خاطر احمدیت کی اشاعت بھی چھوڑ دی اور سوائے مجہول رپورٹوں کے کچھ حاصل بھی نہ ہوا۔ مقام عبرت ہے۔ (ایڈیٹر)

فہرست نومبایعین

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۹ء سے شروع ہوتا ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان آکر بیعت کرتے ہیں اُن کے نام نوٹ رکھنے کی اس وقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی۔ پھر بعض ڈاک کے ذریعہ بیعت کرنے والوں کے نام بھی سہو ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہجاتے ہیں۔ دفتر الفضل کو جس قدر نام مہیا ہوسکتے ہیں ان کو شائع کر دیا جاتا ہے اور انہیں کا یہ نمبر شمار ہے۔ (ایڈیٹر)

بقیہ بابت ماہ جنوری ۱۹۱۹ء

۷۲ بھاگ بھری صاحبہ ضلع جہلم
۷۳ مرزا علی احمد صاحب " "
۷۴ مولوی اللہ دتا صاحب " ہوشیارپور
۷۵ سردار خانم صاحبہ " دہلی
۷۶ مرزا فضل الٰہی صاحب کوہاٹ
۷۷ عبدالکریم صاحب " لدھیانہ
۷۸ رودیا صاحب " "
۷۹ منشی عبدالقادر صاحب " امرتسر
۸۰ اہلیہ صاحبہ حافظ فیض بخش صاحب ضلع ملتان
۸۱ مقدم وتر صاحب پونچھ
۸۲ اہلیہ صاحبہ "
۸۳ مقدم راجہ صاحب "
۸۴ اہلیہ منشی عبدالکریم صاحب "
۸۵ انور خان صاحب ضلع گورداسپور
۸۶ ولی محمد صاحب " "
۸۷ سراج الدین صاحب لاہور
۸۸ علم الدین صاحب " گوجرانوالہ
۸۹ محمد عبدالغفار صاحب بنگالہ
۹۰ محمد عبدالجبار صاحب "
۹۱ اللہ رکھا صاحب "
۹۲ پیر محمد صاحب ضلع گورداسپور
۹۳ خیرالدین صاحب اول " "
۹۴ خیرالدین صاحب دوم " "
۹۵ رحمت علی صاحب " "
۹۶ بیگم بی بی صاحبہ " "
۹۷ مسماۃ دلیاں صاحبہ " "
۹۸ چودھری حکم دین صاحب "
۹۹ سید ولی محمد صاحب ضلع لدھیانہ
۱۰۰ قطب الدین صاحب " "
۱۰۱ شیخ عجب گل صاحب " کوہاٹ
۱۰۲ نعمت اللہ صاحب پٹیالہ
۱۰۳ نعمت علی شاہ صاحب "
۱۰۴ نور احمد صاحب "
۱۰۵ تفضل حسین صاحب "
۱۰۶ ممتاز حسین صاحب "
۱۰۷ کنجی احمد صاحب مالابار
۱۰۸ میر سیام صاحب "
۱۰۹ سلیمان صاحب "
۱۱۰ احمد صاحب "
۱۱۱ نواب دین صاحب سرگودہ
۱۱۲ امام الدین صاحب "
۱۱۳ خانزادہ عبداللہ خانصاحب کوہاٹ
۱۱۴ رحمت اللہ خاں صاحب "
۱۱۵ سربلند خاں صاحب "
۱۱۶ محمد اشرف خانصاحب "
۱۱۷ فضل الرحمٰن صاحب "
۱۱۸ حمید اللہ خانصاحب "
۱۱۹ نعمت اللہ خانصاحب "
۱۲۰ اہلیہ صاحبہ محمد عاشق مونگھیر
۱۲۱ اہلیہ صاحبہ محمد منیرالدین "
۱۲۲ تاراچند نومسلم (شیخ ابراہیم صاحب) جہلم
۱۲۳ شیخ عبدالوا[illegible] صاحب
۱۲۴ محمد معزالدین صاحب بھاگلپور
۱۲۵ اہلیہ صاحبہ "
۱۲۶ عبدالعزیز صاحب ضلع ہوشیارپور
۱۲۷ سردار خاں صاحب " گجرات
۱۲۸ خیرالدین صاحب کپورتھلہ
۱۲۹ غلام محمد صاحب "
۱۳۰ چندا صاحب "
۱۳۱ منشی نظام الدین صاحب گوجرانوالہ
۱۳۲ گل بادشاہ صاحب کوہاٹ
۱۳۳ عبدالقادر صاحب لاہور
۱۳۴ عبداللہ صاحب نومسلم "
۱۳۵ عبداللہ صاحب ضلع لدھیانہ
۱۳۶ محکم دین صاحب " "
۱۳۷ سیف الرحمٰن صاحب " "
۱۳۸ خان محمد صاحب " "
۱۳۹ اہلیہ محمد صاحب " "
۱۴۰ نور محمد صاحب " "
۱۴۱ مسماۃ آسو صاحبہ " "
۱۴۲ تاجو صاحبہ " "
۱۴۳ احمد صاحب " "
۱۴۴ مسماۃ بیبیہ صاحبہ " "
۱۴۵ مسماۃ سیدی صاحبہ " "
۱۴۶ فضل احمد صاحب "
۱۴۷ مسماۃ حیات بی بی صاحبہ " گوجرانوالہ
۱۴۸ اہلیہ صاحبہ محمد حیات خانصاحب ملتان
۱۴۹ علم الدین صاحب سرگودہ
۱۵۰ مسماۃ عمر بی بی صاحبہ "
۱۵۱ احمد ارا بن عبداللہ صاحب مالابار
۱۵۲ اہلیہ سیر بلبل خدیجہ صاحبہ "
۱۵۳ قمرالدین صاحب "
۱۵۴ مولا مجکل علی محمد صاحب "
۱۵۵ بنت نظام کٹی صاحب "
۱۵۶ عائشہ صاحبہ "
۱۵۷ شیخ رحمت علی صاحب جہلم
۱۵۸ محمد فرید الدین صاحب کلکتہ
۱۵۹ صابرہ اہلیہ منشی عبداللطیف صاحب فیروزپور

غیر ممالک کی برقی خبریں

ملک معظم کی تقریر لندن - ۱۱ - فروری آج ملک معظم نے پارلیمنٹ کا افتتاح کیا اور دوران تقریر میں فرمایا کہ یورپ کی آزادی کے خلاف جرمنوں نے جو ظالمانہ کوشش کی تھی وہ جرمنی کی شکست کی صورت میں ختم ہو گئی - اور اب ایک نیا دور شروع ہوتا ہے - ملک معظم نے فرمایا کہ فتح کے پورے ثمرات سے مستفید ہونے اور دنیا کا امن و امان قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ حسب ضرورت فوج میدان جنگ میں رکھی جائے - جس کی تجاویز پیش کی جائینگی -

ہنگامی صلح کے مرحلے پیرس ۱۱ - فروری - کل اعلیٰ جنگی کونسل کے اجلاس میں موسیو کلازنے بیان کیا کہ جرمنوں نے مقبوضہ علاقہ جات سے جو خاص خاص مال و اسباب تھیا یا تھا - اس وقت اس کا بہت تھوڑا حصہ حوالہ کیا ہے اور انھوں نے جرمنی میں اتحادی رعایا کی ضبط کردہ املاک کے واپس کر دینے سے انکار کر دیا ہے -

ایڈمرل ہوپ نے ناکہ بندی کے متعلق بیان کیا کہ جرمنوں نے آبدوز کشتیاں اور تجارتی جہاز جن کا گذشتہ ہنگامی صلح کے معاہدے میں مطالبہ کیا گیا تھا - اب تک حوالہ نہیں کئے - یہ انھوں نے بیان کیا کہ جب تک جرمنی کے تجارتی جہازات پر اتحادیوں کا انتظام نہ ہوگا - جرمنوں کو سامان خوراک بہم پہنچانیکا بندوبست نہیں ہو سکتا -

ہنڈنبرگ کی فوج لنڈن آفن بلاٹ کا نامہ نگار برلن سے رقمطراز ہے کہ جرمنی کو توقع ہے کہ مشرقی محاذ پر ہنڈنبرگ کی قیادت میں پورے طور سے مسلح چار فوجیں تیار ہو جائیں گی - اخبار مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار استاکہام سے رقمطراز ہے - کہ یہ فوجیں پولینڈ اور یوکرین کے خلاف جنگی کارروائیوں کے لئے تیار کی ہیں -

جرمن نمائندگان صلح کوپن ہیگن ۱۱ - فروری برلن کی ایک اطلاع کے مطابق ہرازبرگر اور عارضی صلح کی کمیشن کے دو دیگر جرمن ممبر نے مسائل پر گفت و شنید کرنے کی غرض سے ٹریوس جا رہے ہیں -

مسٹر ولسن امریکہ کو پیرس ۱۱ - فروری مسٹر ولسن امریکہ جانے کے لئے بندرگاہ سے ۱۶ - فروری کو جہاز پر سوار ہونگے -

مسٹر لائڈ جارج کی تقریر - لندن ۱۱ - فروری وزیر اعظم نے اپنا سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ صلح پہلی ضرورت ہے - جب تک صلح نہ ہو جائیگی - دنیا میں کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا حال کی سٹرائک کے جھگڑوں سے - جن کی مجھے پیرس میں روزانہ اطلاع ملتی رہی ہے - اور جب سے تجارتی جماعتوں کے لیڈر اپنے درجے سے گر گئے اور کاروبار بند ہو گئے - ایسی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں جن کا دور کرنا ہمارا مقصد ہے - کیونکہ اس قسم کی سٹرائکوں سے صلح کا کام مشکل ہو جاتا ہے -

مسئلہ تاوان جنگ - لندن ۱۲ - فروری دارالعوام میں آنریبل مسٹر گنس نے سوال کیا کہ کیا وزیر اعظم اس بات پر تیار ہیں کہ وہ جرمنی سے "تاوان جنگ" لینے کی پوری کوشش کریں گے اور اُسے مجبور کریں گے کہ اپنے پورے ذرائع کے مطابق روپیہ ادا کرے - مسٹر لائڈ جارج نے فرمایا کہ انتخاب کے وقت وزارت نے پورے طور پر غور و خوض کرنے کے بعد وعدہ کیا تھا - اور حکومت اس وقت بھی اس کے ایک ایک حرف پر قائم ہے -

آئرلینڈ کا معاملہ لندن ۱۲ - فروری - دارالعوام میں ملک معظم کی تقریر پر دوران بحث میں مسٹر ڈون نے کہا کہ اگر آئرش پالیسی میں کوئی تغیر ہونے والا نہیں تو یا تو انھیں حکومت خود اختیاری کا حق دیا جائے - یا انھیں اپنا معاملہ صلح کی کانفرنس میں پیش کرنے دیا جائے -

ہندوستان کی خبریں

مسلمان تاجروں کی انجمن - بمبئی کے مسلمان تاجروں نے ایک سوسائٹی قائم کی ہے جس کے مقاصد آپس میں میل جول تجارت کے نئے اور مفید طریقوں سے بھائیوں کو آگاہ کرنا اور ایک دوسرے کی امداد کرنا ہیں -

طلباء کی گرفتاری اور رہائی - مین پوری میں جو چند طلباء گرفتار کئے گئے تھے - ان میں سے سات رہا کر دیئے گئے ہیں - باقی جیلخانہ میں ہیں - آگرہ اور شاہجہانپور میں طلباء کی کچھ گرفتاریاں ہوئی ہیں - جو راجپوت بورڈنگ ہاؤس میں ایک طالبعلم کے واقعہ قتل سے متعلق سمجھی جاتی ہیں -

کھٹار پور کے ملازمین کی امداد - بلوہ کھٹار پور کے ہندو ملازمین کی امداد کے لئے ۷۵ ہزار روپیہ جمع ہوا ہے - جس میں ۱۶ - جنوری تک ۷ ہزار خرچ ہو چکا تھا - اور ہزار روپیہ روزانہ کا خرچ ہے - ملازمین کے اہل و عیال کو بھی امداد دی جاتی ہے

ملازمین ریاست بڑودہ پر قیود ریاست بڑودہ کے ملازمین کی پولیٹکل اور مذہبی جلسوں میں شرکت ریاست کے حکم سے ممنوع قرار دیدی گئی۔

ممانعت برآمد غلہ کی خلاف ورزی الہ آباد میں غلہ کے دو سوداگروں پر اس الزام میں مقدمہ چلایا گیا ہے - کہ انھوں نے غلہ کی برآمد کی ممانعت کے باوجود باجرہ کی چار گاڑیاں تل کا دھوکہ دیکر روانہ کر دی تھیں -

ممانعت پرواز . کلکتہ کی ایک کمپنی نے ارادہ ظاہر کیا تھا کہ ہوائی جہاز معمولی طور سے کرایہ پر چلائے جائیں - مگر گورنمنٹ نے اس کو روک دیا ہے - اور لکھا ہے کہ جب تک گورنمنٹ خود کافی انتظامات نہ کریگی - لوگوں کو پرواز کی اجازت نہ دیجائیگی -

اشتہارات

اصلی ہیرے کا سرمہ اور ست سلاجیت

ہیرے کی تصدیق حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کے خلیفہ اول نے کی - اور سرمہ کی ترکیب حضور نے ہی بتلائی ہے اور فرمایا برائے امراض چشم بسیار مفید ہست " ہیرے کی قیمت فی تولہ عہ اور سرمہ فی تولہ عہ

ست سلاجیت فی تولہ عہ مقوی اعضائے رئیسہ مشتہی طعام - قاطع بلغم ورياح - دافع بواسیر دق شیخوخیت قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و درد مفاصل کیلئے مجرب ہے

المشتہر

احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

تبلیغی ٹریکٹ جھوک مہدی والی چھاپا و کاغذ لکھائی و چھپائی عمدہ ار حجۃ احمدیہ غیر احمدیوں سے ۵۵ سوال عہ کسر صلیب عہ ۲ - ۳ ر حقیقی مسیح ۱۰ ر استبداد کی پہچان کے ۲۰ نشان نوشتہ خلیفہ اول ۰ ر آئینہ حق نما ۱۳ / فرقان ۱۰ ر قول فیصل پیسہ اخبار کے جواب ۰ ر موہ کہ سیدھر ہر دو حصہ حق الیقین عہ حقیقۃ الرؤیا ۱۰ ر تذکرۃ المہدی عہ قاعدہ یسرنا القرآن ۳ / قبولیت دعا کے ۲۶ گر ۱۰ ر - پارہ ہائے قسم نغمہ اکمل ہر سہ حصہ ۶ / اسکے علاوہ سلسلہ احمدیہ کی جملہ کتب محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان سے طلب کریں

ضرورت ضرورت ضرورت

ہمیں ڈیرہ دون دوکان کے لئے ایک تجربہ کار چست اور محنتی احمدی ڈرائیور کی ضرورت ہے جو موٹر کاروں کی مرمت کا کام بخوبی جانتا ہو - تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے احمدی احباب بوقت الضرورت ہم سے ٹائر اور ٹیوب اور فورڈ اور لینڈ کار کا نیا مال منگوا کر فائدہ اٹھائیں اور پہنچائیں - پتہ - محمد دین فضل کریم دی پنجاب موٹر اسٹور متصل ریلوے اسٹیشن ہردوار روڈ - ڈیرہ دون

صرف ۱۲ منٹ میں

ایک سیر پختہ سیویاں - ہماری نو ایجاد مبارک کی سیویاں بنانیکی آہنی مشین کر سکتی ہیں اور دو دن صرف ایک پختہ پندرہ مختصر اور خوبصورت زیادہ خوبی یہ ہے کہ ایک نابالغ بچہ باآسانی چلا سکتا ہے اور قیمت بھی صرف مبلغ ۱ / علاوہ محصول ڈاک ہے (اس کی چھلنی کے ۱۶ چھید ہیں) جس کی وجہ سے مقبول عام ہو گئی ہے قیمت عہ مشین جس کی چھلنی کے چھید بکثرت ہیں ہے محصول ڈاک ایک مشین ۱۱ / جو کہ ہمراہ درخواست ۲ / آنا چاہیے ورنہ تعمیل نہ ہو گی - ایک درجن کے خریدار کو ایک مشین مفت

ایم فضل کریم عبد الکریم قادیان (پنجاب)

تاجروں کیلئے بینظیر موقعہ

الفضل ایک ایسی جماعت کا آرگن ہے جو خدا کے فضل سے تعلیم یافتہ ہے اور جس میں ہر طبقہ کے آدمی پائے جاتے ہیں اور مذہبی اخبار ہونے

خضاب شاہجہانی

۳/۵۰

ہمارا خضاب شاہجہانی بمدت دراز سے مشہور و مقبول ہے اس کی وجہ یہ نہیں کہ ہم نے اس کی شہرت کے واسطے کوئی خاص کوشش کی ہو - بلکہ خضاب شاہجہانی کی عام قبولیت کا اصل راز یہ ہے - کہ اپنی بینظیر خوبیوں کے سبب جہاں گیا پسند کیا گیا - جس نے ایکبار لگایا پھر بھی بار بار منگایا - یہی نہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کا خریدار بنایا - اطبا اور ڈاکٹروں کا بالاتفاق خیال ہے کہ اصل خضاب وہ ہے جو جلد پر داغ دھبہ نہ دے - یہ وصف خضاب شاہجہانی میں خدا کے فضل سے موجود ہے - اس میں کاسٹک یا مرکری وغیرہ کوئی ایسے اجزا شامل نہیں - جو کسی طرح بھی مضرت رساں ہوں - ایک دفعہ لگانے سے ہفتوں اس کا اثر رہتا ہے - بالوں میں ایسی گہری پائیدار اور چمکیلی سیاہی آجاتی ہے - جیسی جوانی میں ان پر قدرتی سیاہی اور آبداری ہوتی ہے - اگر ہمارے اس بیان میں خلاف یا مبالغہ ثابت ہو تو ہم قیمت معہ حرجانہ دینے کو تیار ہیں - ہم کوئی اشتہاری دوا فروش نہیں کاروباری لوگ ہیں فضول لفاظی میں اپنا اور دوسروں کا وقت ضائع کرنا پسند نہیں کرتے - تجربہ سب سے بڑھ کر کسوٹی ہے - بطور آزمائش ایک ہی شیشی طلب فرما کر جھوٹ اور سچ کو پرکھ لیں - اس سے بڑھ کر اطمینان کی اور کیا صورت ہو سکتی ہے -

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے - جنہیں مناسب شرائط پر خضاب شاہجہانی کی ایجنسی دیجاتی ہے - اور معقول کمیشن -

قیمت فی بکس ۱۲ / (بارہ آنہ) علاوہ محصولڈاک -

ایم فیروز الدین - اینڈ برادرس - قادیان ضلع گورداسپور

[illegible] ایڈیٹر ... الاسلام ... قادیان ... کیلئے شائع ہوا